فون نمبر ۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۲۲ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۲۲ مئی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۱۶

درخواست دعائے خاص

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ)

برادرم مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کے پاس نو روز قیام کرنے کے بعد خاکسار کل صبح راولپنڈی سے ربوہ پہنچا ہے ۔ میاں صاحب کی طبیعت اپریشن کے بعد سے بہت کمزور ہوگئی ہے ۔ غذائیت کی کمی کی وجہ سے جسم میں پوٹاشیم کی کمی ہوگئی اور اس کا اثر جسم کے تمام عُضلات پر پڑا حتیٰ کہ دل کے عُضلات پر بھی ۔ مگر خون کے ٹیسٹ نے جلد یہ کمی بتلادی اور ورید کے ذریعہ پوٹاشیم کا ڈرپ لگایا گیا تو کل صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کچھ بحال ہوئی ۔ خاکسار کل صبح روانگی سے قبل ان کو دیکھ کر آیا تھا اس وقت انتڑیوں میں بھی حرکت شروع ہوگئی تھی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے مگر ابھی ان کے لئے بہت خاص درد بھری دعاؤں کی ضرورت ہے ۔ احباب جماعت خاص طور پر ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار مرزا منور احمد ۲۱/۵/۷۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے اہلِ برطانیہ کو ایک اور شدید انتباہ

اگر انسان نے خدا کی طرف رجوع نہ کیا تو دنیا کا ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا یقینی ہے

مادیت اور تمام دوسرے مسائل کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے اسلامی تعلیم کی روشنی میں دلوں کی تبدیلی

حضور ایدہ اللہ کا پریس کانفرنس سے خطاب ۔ لنڈن ٹائمز میں تفصیلی خبر کی اشاعت

لنڈن ۱۹ مئی ۔ بذریعہ کیبل گرام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کا تبلیغی دورہ نہایت کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد ہالینڈ ہوتے ہوئے ۱۷ مئی کو بخیر و عافیت لنڈن پہنچ چکے ہیں اور اُس وقت سے وہیں قیام فرما ہیں ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۹ مئی کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ حضور نے ۱۸ مئی کی صبح کو لنڈن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں مختلف مسائل کے بارہ میں اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے اہلِ برطانیہ کو ایک بار پھر شدید انتباہ فرمایا کہ اگر انسان نے خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا تو دنیا کا ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا یقینی ہے ۔ برطانیہ کے مشہور روزنامہ لنڈن ٹائمز نے اپنی ۱۹ مئی کی اشاعت میں اس پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر شائع کی جو اخبار کے پورے ایک کالم پر پھیلی ہوئی تھی ۔

حضور ایدہ اللہ نے پریس کانفرنس میں دنیا کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ آئندہ ۲۳ سال کے اندر اندر دنیا میں ایک انقلاب رونما ہونے والا ہے ۔ جب یہ انقلاب رونما ہوگا تو یہ دنیا یکسر بدل جائے گی ۔ اپنی نئی حالت میں دنیا پہلے سے مختلف ہوگی لیکن ہوگی بہت بہتر ۔ اِس خوش آئند انقلاب کی پیش خبری کے ساتھ ہی حضور نے نہایت زوردار الفاظ میں انتباہ فرمایا کہ اگر اِس عرصہ میں انسان نے خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا تو پھر اِس انقلاب سے پہلے اِس دنیا کو ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا ۔ یہ تباہی اِس قدر ہولناک اور ہمہ گیر ہوگی کہ یوں محسوس ہوگا کہ کرۂ ارض سے زندگی ہی نابود ہو کر رہ گئی ہے ۔ حضور نے فرمایا اِس تباہی سے بچنے کے لئے مادہ پرستی اور اس میں استغراق سے دامن بچاتے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کو پہچاننا، اس کی ہستی پر ایمان لانا اور اس کی جناب میں جھکنا ضروری ہے ۔ حضور نے فرمایا مادہ پرستی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے جملہ مسائل کا حل ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلامی تعلیم کی روشنی میں دلوں کی تبدیلی ۔

یاد رہے حضور ایدہ اللہ نے اہلِ برطانیہ اور پوری مغربی دنیا کو جہاں ایک مادی تہذیب کا دور دورہ ہے آنے والی تباہی سے دوسری مرتبہ خبردار فرمایا ہے ۔ آج سے تین سال قبل حضور نے ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو لنڈن کے وانڈز ورتھ ہال میں تقریر کرتے ہوئے اہلِ مغرب کو بہت زوردار الفاظ میں آنے والی تباہی کے بارہ میں انتباہ فرمایا تھا ۔ اِس مرتبہ بھی حضور ایدہ اللہ کا یہ انتباہ لنڈن ٹائمز میں نمایاں طور پر شائع ہو کر اہلِ برطانیہ تک اچھی طرح پہنچ گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں سلامتی اور عافیت کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

پریس کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ نے ترکِ وطن کے مسئلہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ میں سکونت رکھنے والے دوسرے ملکوں کے باشندوں کو اپنے طرزِ عمل سے اہلِ برطانیہ کے دل جیتنے کی نصیحت فرمائی ۔ دوسری طرف حضور نے برطانوی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ ایسی زندگی نہیں گزار رہے جیسی کہ ایک حقیقی انسان کی حیثیت سے انہیں گزارنی چاہیئے ۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے واضح فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انہیں گیا گزرا سمجھ کر ان سے نفرت کی جائے ۔ حضور نے فرمایا ہمیں ان کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے اور ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ وہ انسانیت کا احترام کرتے ہوئے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بنائیں ۔ حضور نے برطانوی نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ انہیں بحیثیت انسان اپنا مقام اور مرتبہ پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ حضور نے اہلِ برطانیہ کو محبت، امن اور ہمدردی کا پیغام دیا ۔

جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب ان ملکوں کے اصل باشندوں کے ہاتھ میں سیاسی اقتدار آئے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ سفید فام باشندوں کے ساتھ مکمل شہریوں کی حیثیت سے برابری کا سلوک کریں گے ۔

حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی خبریں مقامی پریس میں نمایاں طور پر شائع ہوئیں حتیٰ کہ برطانیہ کے مشہور و معروف قومی اخبار ٹائمز نے بھی اسے نمایاں طور پر شائع کیا ۔

احباب جماعت ان ایام میں خصوصیت سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ کا ہر آن اور ہر لحظہ حافظ و ناصر رہے اور اہلِ افریقہ کی طرح حضور اہلِ یورپ تک بھی کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے اور وہاں کے احباب کو بھی آسمانی برکتوں سے نوازنے کے بعد عظیم الشان فتوحات کے جلو میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے فضل سے اِس تاریخی دورہ میں حضور کو عطا فرمائی ہیں حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

تحریک خاص دعا :- ربوہ ۲۱ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ رات سے شدید سر درد کی وجہ سے خاص خراب ہے ۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ میں اشتراکیت اور سرمایہ داری کے جھگڑے کے استیصال اور دنیا میں امن قائم کرنے کے گُر بتائے گئے ہیں

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے ظل ہیں اس لئے آپ بھی ہر قسم کی تعریف کے مستحق ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورک (سوئٹزرلینڈ)

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ سورہ فاتحہ میں دنیا کے امن اور کمیونزم اور کیپٹلزم کے جھگڑے کے استیصال کے گُر بتائے گئے ہیں۔ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العٰلمین الرحمن الرحیم میں ایک نسخہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو الحمد کہا گیا ہے تو وجہ بھی بیان کی ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ جب تک کوئی شخص رب العالمین نہ ہو چاہے اپنی پارٹی کے ساتھ وہ کتنا ہی اچھا سلوک کیوں نہ کرتا ہو وہ الحمد کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

الحمد کا مستحق

وہی ہو سکتا ہے جو پارٹیوں سے بالا ہو اور ہر قوم اور ملت سے اس کا سلوک انصاف اور رحم والا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اس صفت کے ظاہر کرنے میں سب سے بالا تھے لیکن آپ پر بھی اعتراض ہوئے لیکن وہ اعتراض اس قسم کے نہیں تھے جو معقول ہوں بلکہ غیر معقول اعتراض تھے جو اپنی ذات میں اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ چسپاں نہیں ہوتے۔ میں

اس سلسلہ میں ایک مثال

بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان تھا جب آپ نے ہرقل کو خط لکھا تو ہرقل بادشاہ نے کہا کہ دیکھو جس شخص نے خط لکھا ہے اسکی قوم کے کوئی لوگ اس ملک میں ہیں تو معلوم ہوا کہ ابوسفیان ان دنوں اپنے قافلہ سمیت تجارت کے لئے آیا ہوا ہے۔ جب اسکو پتہ لگا تو اس نے ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں کو بلایا اور ابوسفیان کو آگے کھڑا کیا اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے۔ اور کہا کہ دیکھو میرا بادشاہ ہوں میرے سامنے جھوٹ بولنا بڑا سخت سزا کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ میں اس سے سوال کروں گا اگر یہ کسی وقت جھوٹ بولے تو فوراً مجھے بتا دینا کہ جھوٹ بولا ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس نے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ بتاؤ کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے اس شخص کے اخلاق کیسے تھے تو میں نے کہا کہ بڑے اچھے تھے۔ تو اس نے کہا میں نے یہ سوال اسی لئے کیا تھا کہ نبوت کے دعوے کے بعد تو تمہاری دشمنی ہو گئی۔ پس دعوے سے پہلے کی گواہی ہی سچی گواہی ہو سکتی ہے بعد کی گواہی تو دشمنی کے ماتحت ہو گی۔ پھر اسے پوچھا کہ جب اُسنے دعویٰ کیا تو اس دعوے کرنے کے بعد تم نے اس کا رویہ کیسا دیکھا؟ کیا اس نے کبھی تم سے جھوٹ بولا۔ تو وہ کہنے لگا کہ نہیں اس کے ساتھ ہمارے کئی معاہدے ہوئے ہیں۔ کبھی اس نے وعدہ شکنی نہیں کی۔ لڑائیوں کے بعد جب بھی معاہدہ ہوا اس نے اسے پورا کیا۔ تو اب گویا یہ ایک

شدید ترین دشمن کی گواہی

ہے۔ جو درحقیقت انعامات کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ سزا کا مستحق ہوتا ہے اس لئے اس کو شکوہ زیادہ پیدا ہو سکتا ہے اور بہت ممکن تھا کہ وہ اعتراض کرتا بلکہ وہ خود بھی کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جھوٹ بول کر اعتراض کروں مگر چونکہ بادشاہ نے میرے پیچھے ساتھی کھڑے کئے ہوئے تھے میں ڈرا کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو انہوں نے بول پڑنا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک دفعہ اموالِ غنیمت تقسیم کئے تو ایک شخص بولا تلک قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ یعنے یہ ایسی تقسیم تھی جس میں خدا تعالےٰ کی رضا کو مدِنظر نہیں رکھا گیا۔ اب یہ ایک اعتراض ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ تقسیم جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدِنظر نہ رکھا جائے چند قسم کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایسی تقسیم کہ اپنے آپ انسان مال کھا جائے یا ایسی تقسیم جس میں رشتہ داروں کو مال دیدے۔ یا ایسی تقسیم کہ جس نے اعتراض کیا ہے اس کا حق مارا جائے تبھی وہ غلط ہو سکتی ہے۔ لیکن اس نے ایک مثال بھی پیش نہیں کی۔ اب بکواس کرنے کو تو ہر شخص بکواس کر سکتا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ جب اس نے کہا کہ ما ارید بھا وجہ اللہ تو کیا اس نے کوئی مثال پیش کی؟ کہ میرا حق مجھے نہیں دیا۔ یا کیا اس نے یہ مثال پیش کی کہ آپ نے اپنا حصہ اتنا نکال لیا جو جائز نہیں تھا۔ یا اپنے رشتہ داروں کو اتنا مال دے دیا جو جائز نہیں تھا۔ کوئی ایک مثال پیش نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے فقرہ نے ہی بتا دیا کہ وہ

جھوٹا الزام

لگا رہا تھا ورنہ ان تینوں مثالوں میں سے کوئی مثال تو بتاتا جس میں ناجائز سلوک ہوتا ہے۔ یا یہ بتاتا کہ آپ نے مال زیادہ لے لیا۔ یا یہ کہ اپنے رشتہ داروں کو مال دے دیا جس کے وہ مستحق نہیں تھے۔ یا یہ کہ میں مستحق تھا مجھے نہیں دیا۔ تو نہ رشتہ داروں کی مثال پیش کرتا ہے اور نہ اپنی مثال پیش کرتا ہے جس سے ثابت ہو کہ اس کا اعتراض معقول تھا۔ بس پتہ لگا کہ وہ درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رب العالمین والی ظلی صفت پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ محض اپنی حماقت کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس قسم کے اعتراضات

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظلِ رب العٰلمین

ہونے کو زیادہ ثابت کرتے ہیں۔ اگر واقعہ میں کوئی غلطی ہوئی تھی تو وہ بتاتا کیوں تا کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کا نہ بتانا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی جانتا تھا کہ آپ رب العٰلمین ہیں اور میں اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا حق نہیں دیا کیونکہ جھوٹا بنوں گا۔ نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا ہے نہ یہ کہ حضور نے خود لے لیا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ بتاؤ تو سہی کہاں لے لیا۔ گو اس کا اپنا فقرہ ہی یہ بتاتا ہے کہ وہ حضور کو صفتِ رب العالمین کا ظل سمجھا ہے اس لئے اعتراض کا ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ

آپ الحمد کے مستحق

نہیں۔ وہ اعتراض اتنا غیر معقول تھا کہ اپنی ذات میں ثابت کر رہا تھا کہ آپ رب العٰلمین کے ظل ہیں اور اس لئے آپ الحمد للہ کے بھی ظل ہیں۔ اور ہر قسم کی تعریفوں کے مستحق ہیں۔

درخواستِ دعا

میرا نوجوان بچہ عزیزم ضیاء الدین شیخوپورہ میں سخت بیمار ہے۔ دل کے دَورے پڑتے ہیں۔ سول ہسپتال شیخوپورہ میں بیہوشی کی حالت میں پڑا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو صحت دے۔

(خاکسار جلال دین ٹیلر ماسٹر۔ ریلوے روڈ۔ شیخوپورہ شہر)

قسط ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

تاریخِ احمدیت کے اہم مقام سالٹ پانڈ (گھانا) میں تشریف آوری ـ بارہ ہزار افریقن احمدیوں کی طرف سے اپنے آقا کا پُرخلوص استقبال

حضور کا ولولہ انگیز خطبہ جمعہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب

ہزارہا احباب کو ملاقات کا شرف ـ ایک اَور مسجد کا سنگِ بنیاد ـ اکرا کو روانگی اور احباب کی طرف سے پُرخلوص الوداع

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم ـ اے اپنی رپورٹ مرسلہ از اکرا (گھانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کو موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں :ـ

اکرا (گھانا) ۲۴ راپریل ۱۹۷۰ء

ہمارے مخلص احمدی بھائی رشید ابوبکر صاحب جو چھ سال باہر عربی کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور احمدیت کی وجہ سے اکتیس ۳۱ دن نظر بند بھی رہے اور ریڈیو گھانا میں عربی سیکشن کے انچارج ہیں ـ کل سے بڑے بیتاب تھے کہ کسی نہ کسی طرح ان کے جائے نماز پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ادا فرمائیں ـ آج صبح حضور نے جائے نماز واپس فرمایا ـ حضور نے اس پر علاوہ نماز کے نوافل بھی ادا کئے ـ ابراہیم صاحب ایم ـ پی حضرت میاں صاحب سے ملے یہ حضور سے ملنا چاہتے ہیں ـ

سالٹ پانڈ Salt Pond

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت میاں مبارک احمد صاحب سلمہ صبح ۲۰ ـ ۹ پر امبیسیڈر ہوٹل اکرا سے چھ کاروں میں مع دیگر افراد قافلہ محترم امیر صاحب مکرم مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب ـ مکرم بشارت احمد بشیر صاحب ـ جملہ مشنریز ـ محترم الحاج حسن عطا صاحب ـ محترم عبداللہ اما مو صاحب ـ الحاج محمد آر بھر صاحب اور دیگر احباب سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہوئے ـ سالٹ پانڈ کا نام زبان پر آتے ہی تاریخ احمدیت کا وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے پہل سرزمین افریقہ پر قدم رکھا ـ جہاں حضرت نیر صاحب پہلے اترے اور اس بزرگ صحابی مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں کو سب سے پہلے جس مقام نے چوما وہ سالٹ پانڈ ہی کی خوش قسمت سرزمین ہے ـ حضور ۷ ـ ۱۱ پر سالٹ پانڈ پہنچے ـ سالٹ پانڈ سے باہر دو میل سے لے کر مسجد تک احباب اور بہنیں اپنے پیارے امام کے استقبال کے لئے دو رویہ صف بستہ کھڑے تھے اور خوش الحانی سے اھلاً و سھلاً و مرحبا یا امیر المؤمنین پڑھ رہے تھے ـ اللہ اکبر ـ اللہ اکبر ـ اسلام امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے ـ بہنیں رومال ہلا ہلا کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہتیں ـ اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتی ہوئیں حضور کی کار کے ساتھ ساتھ سخت دھوپ میں دوڑتی چلی جا رہی تھیں ـ پولیس نے یک طرفہ ٹریفک کی پابندی اٹھا کر حضور کے سارے راستے پر جگہ جگہ سپاہی کھڑے کئے ہوئے تھے جو حضور کی کار گزرنے پر سلیوٹ بجا لاتے تھے ـ

سب سے پہلے نہایت خوبصورت گنبدوں والی سفید براق رنگ کی وسیع و عریض مسجد نظر آئی ـ اس مسجد کو مولانا مبشر صاحب نے بنوایا تھا ـ گیارہ بجکر بیس منٹ پر مشن ہاؤس پہنچے جو مسجد کے پاس جدید طرز کی دو منزلہ عمارت ہے ـ اس عمارت سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ مکان نظر آتا ہے جس میں آپ قیامِ گھانا کے دوران فروکش رہے ـ مکان کیا ہے ایک شیڈ سا ہے جس کی چھت پر پڑی ہوئی ٹین زنگ آلودہ ہو چکی ہے ـ عمارت بھی خستہ حالت میں ہے اور جگہ جگہ سے قابلِ مرمت ہے ـ جس نے بھی اس جگہ کو دیکھا اوّلین کے عزم، ایمان اور ولولوں کا نقشہ سامنے آ گیا ـ اس بے سروسامانی میں یکہ و تنہا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے نکل کھڑے ہوئے ـ جہاں سے گزرے بعد میں آنے والوں کے لئے

> سالٹ پانڈ کا نام زبان پر آتے ہی تاریخ احمدیت کا وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے آ گیا ـ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل سرزمینِ افریقہ پر قدم رکھا ـ سالٹ پانڈ سے باہر دو میل سے لیکر مسجد تک احباب اور بہنیں ہزارہا کی تعداد میں دو رویہ صف بستہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر، امیر المومنین زندہ باد کے نعرے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر حضور کا پُرخلوص خیر مقدم کر رہے تھے ـ بہنیں رومال ہلا ہلا کر السلام علیکم کہتیں اور سخت دھوپ کے باوجود کار کے ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھیں ـ

اپنی زندگی دے کر راستہ ہموار کر گئے ـ جہاں بیٹھے روحانیت کی بستیاں بسا گئے اور حق و صداقت کے ایسے چراغ جلا گئے جو تابندہ صدیوں تک راہگزروں کو راستہ دکھاتے رہیں گے ـ

پہلا مشن ۱۹۲۱ء میں حضرت نیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھولا ـ پھر حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے بعد حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے بعد مولانا مبشر صاحب تشریف لائے ـ آج کل مشنری انچارج مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے گھانا ہیں اور عنقریب ان کی جگہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر چارج سنبھالنے والے ہیں ـ سالٹ پانڈ ہی جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے ـ مشن ہاؤس کے ساتھ مشنری ٹریننگ کالج ہے ـ آجکل پرنسپل عبدالحکیم صاحب جوزا ہیں جو جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ بوائے ہیں ـ سکول بھی ہے ـ

مشن ہاؤس سے ۱۲ ـ ۱۲ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ پنڈال میں تشریف لے گئے ـ جلسہ گاہ نہایت پُرفضا مقام پر واقع ہے ـ ایک سائڈ پر سمندر ہے اور سمندر کی لہریں یہاں کے اس کنارے سے ٹکراتی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حضرت مہدی معہود کے پیغام کو لفظاً اللہ تعالیٰ نے زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے ـ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نائیجیریا میں لگیس، گھانا میں اکرا، سالٹ پانڈ، آئیوری کوسٹ میں آبی جان، لائبیریا میں منروویا (گیمبیا میں باتھرسٹ اور سیرالیون میں فری ٹاؤن ـ ابھی یہاں جانا ہے) سب کے سب زمین کے کنارے پر واقع ہیں اور بحر اوقیانوس سے اٹھنے والی ہر لہر اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہے ـ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے ؏

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جلسہ گاہ نہایت حسین اور پُرفضا جگہ پر واقع ہے ـ تقریباً تین سے اڑھائی فرلانگ لمبی اور ڈیڑھ فرلانگ چوڑی ہے ـ ناریل کے درخت قریب قریب قطار اندر قطار اس طرح لگائے گئے ہیں کہ ہر طرف سایہ ہی سایہ ہے ـ سب سے عجیب بات یہ ہے کہ افریقہ کی عام زمین کی طرح جو ہر قسم کی جڑی بوٹیوں، گھاس، پودوں اور جھاڑیوں اور درختوں کے باعث ہر قسم کے حشرات الارض کی پناہ گاہ بنی ہوئی ہوتی ہے یہ جگہ صاف اور بغیر گھاس کے ہے ـ اس عاجز کو برادرم محترم عبداللہ اما مو صاحب نے بتایا کہ کسی وقت یہاں Beach ہوا کرتا تھا ـ اب یہ جگہ سطح سمندر سے خاصی اونچی ہے ـ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے بھی

نہیں ہوتے ہیں۔ ساحل پر ہونے کے باعث بادِ نسیم Breeze چلتی رہتی ہے۔

ایک دوست نے بتایا اور اس کا ذکر یہاں نامناسب نہ ہوگا کہ جب جلسہ ہوتا ہے تو لوگ قبائل در قبائل جلوس کے رنگ میں سٹیج پر آکر چندہ دیتے ہیں اور باہمی قبائل کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اور فاستبقوا الخیرات کا عجیب ایمان افروز منظر ہوتا ہے۔ قبائل مالی قربانی کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ (پیراماؤنٹ چیف (Nanpa Omanhen) of Unkusukum, Central Region، پیراماؤنٹ چیف آف اے نوابی ANOMABY، پیراماؤنٹ چیف آف Enyan Denky in، ریجنٹ Upper Town آف (Regent) آف ٹاؤن پیراماؤنٹ Zufuhen چیف آف Aba Krampa، چیف آف Agona Brakwa، انچارج پادری میتھوڈسٹ چرچ سالٹ پانڈ، ریورنڈ فادر، رومن کیتھولک مشن کیپ کوسٹ، ایجوکیشن آفیسر سنٹرل ریجن Cape Coast ایجوکیشن آفیسر انچارج ٹیچرز ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ، پولیس کے اے۔ ایس۔ پی انچارج پولیس سالٹ پانڈ اور معززین شہر کے علاوہ گھانا کے احمدی بھائی بہنیں جو سالٹ پانڈ کے حلقے سے تعلق رکھتے ہیں جمع تھے۔ تعداد کم از کم بارہ ہزار ہوگی۔ اس دُور افتادہ علاقے میں اسلام اور احمدیت کے مخلص خدام اور بہنوں کے ایسے بڑے اجتماع کے لبوں پر تسبیح و تحمید اور درود اور دُعائیں تھیں۔ چہروں پر ایمان اور یقین کی روشنی تھی اور دلوں میں احمدیت کیلئے عشق اور محبت کے بے پناہ سمندر۔ بار بار دل یہی چاہتا تھا کہ کاش ہماری پاکستان میں رہنے والی جماعتیں کسی طرح چند سیکنڈ کے لئے یہاں پہنچ جائیں اور یہ ایمان افروز نظارے دیکھ سکیں کہ احمدیت کا فتح نصیب کارواں خلافت راشدہ کی بابرکت قیادت میں کس سرعت اور کس کامیابی سے منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضور کے استقبال کی تقریب تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی عبدالوہاب آدم مشنری انچارج نے کی۔ اس کے بعد الحاج محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس میں انہوں نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری ہمارے لئے فخر اور خوش قسمتی کا باعث ہے۔ کتنے لوگ اس حسرت میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام یا ان کے خلفاء کی زیارت کر سکیں۔ آج حضور کی تشریف آوری سے ہمارا یہ حسرت پوری ہوئی ہے۔ الحاج محمد آرتھر صاحب نے گھانا میں احمدیت کی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت نیّر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری کے وقت سے اس موجودہ وقت تک جماعت کی عہد بعہد ترقی تاریخ کا عظیم واقعہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق گھانا میں بالغ احمدی افراد کی تعداد ایک لاکھ پینتیس ہزار کس پر مشتمل ہے۔ یہ انگریزی ایڈریس اور اس کا ترجمہ ۱۵-۱۱ سے ۵۰-۱۱ تک جاری رہا۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں جو ۵۵-۱۱ پر شروع ہوا اور انگریزی زبان میں تھا اور جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم کر رہے تھے فرمایا:۔

یہ دن آپ کے لئے ایک عظیم دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فعّال اور زندہ تحریک میں شامل ہونے کی آپ کو نہ صرف توفیق دی بلکہ آج آپ کو موقع دیا ہے کہ آپ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ایک خلیفے سے ملاقات کر سکیں۔ پہلی بار آپ میں سے اکثر کو یہ موقع ملا ہے کہ آپ مجھ سے دعائیں لیں اور خلافت کی برکات سے بالمشافہ حصہ لیں۔ اگرچہ میں تو آپ کے لئے ہر روز دعا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بھی یہ ایک عظیم دن ہے۔ جب مَیں یہاں آیا اور میں نے تقدس کا نور آپ کی پیشانیوں پر چمکتا ہوا دیکھا تو میرے جذبات نے ایسا جوش مارا جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ بڑی مشکل سے مَیں نے اپنے جذبات پر قابو پایا۔ مَیں نے سوچنا شروع کیا کہ یہ ایک تنہا اکیلی آواز تھی جو آج سے اسّی سال پہلے قادیان سے بلند ہوئی۔ وہ آواز اپنے نفس کو بلند کرنے کے لئے نہیں اٹھائی گئی تھی۔ وہ آواز اللہ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائی گئی تھی جو بڑی طاقتوں والا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور مقام کو ظاہر کرنے کے لئے بلند کی گئی تھی۔ (اس پر آمین آمین کی آوازیں بلند ہوئیں۔) بنی نوع انسان اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول چکی تھی لیکن بنی نوع انسان کو آپ کی رحمت اور مدد کی ضرورت تھی جس کے بغیر وہ اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے سے نہیں بچ سکتی تھی۔ جب وہ آواز بلند ہوئی تو ساری دنیا اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ لیکن انسان کی متحدہ سازش اور طاقت اس آواز کو خاموش نہ کر سکی اللہ کے فرشتے آسمان سے اُترے کہ اس کی حفاظت کریں اور اس کی تائید کریں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ جب مَیں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کے ترانے گاتے دیکھا اور سُنا تو مَیں نے یہ محسوس کیا کہ یہ وہی آواز ہے جو آپ کے مونہوں سے صدائے بازگشت کی طرح ٹکرا کر بلند ہو رہی ہے۔ آپ احمدیت کی سچائی کا زندہ ثبوت ہیں۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمان جاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ تنظیمیں اور ایسوسی ایشنیں بنا کر اپنے رنگ میں مسلمانوں کی مدد کر رہے تھے۔ اور ان کی دنیاوی مشکلات کو حل کرنے میں کوشاں تھے لیکن آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی نئی ایسوسی ایشن یا کلب قائم کرنے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی اپنی جماعت کے قیام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی پوری قدرت اور طاقت آپ کی پشت پر تھی۔ پس آپ کی خوشی اور اس کا اظہار بالکل حق بجانب ہے۔ آپ مجھ سے ملے اور مجھے دیکھا اور میری دعائیں لیں۔ اسلئے آپکو پورا حق ہے کہ آپ خوش ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا ہے مَیں ہر احمدی کو احمدیت کی سچائی کا ثبوت سمجھتا ہوں اور آپ کا اسلام کے مقاصد کے حصول میں شغف آپکے اخلاص اور ایمان کا آئینہ دار ہے۔ آپ ثبوت ہیں اس بات کا کہ ہر وہ چیز صحیح اور خیر ہے جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے۔ اسلئے ہمیں ان ذمہ داریوں کو جاننا اور سمجھنا چاہئے جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں۔ ہمارے سامنے ایک اس سے بھی شاندار مستقبل ہے اور اسی کے مطابق بہت بڑی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا کریں تو ہم اللہ تعالےٰ کے ایسے فضلوں کے وارث ہوں گے جن کا آج ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن بہت قریب ہے۔ اسلئے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اس کے فرشتے آسمان سے آپ کی مدد کے لئے اُتریں گے۔ اور آپ ہی صرف آپ ہی ہر مذہب ہر قسم کے فلسفے اور ہر قسم کے نظریے پر غالب آئیں گے مستقبل آپ کا ہے۔ مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس سے ملیں۔

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ سے

گھانا کے احمدی بھائی جو سالٹ پانڈ سے تعلق رکھتے ہیں کم از کم بارہ ہزار کی تعداد میں جمع تھے۔ اس دُور افتادہ علاقے میں اسلام اور احمدیت کے مخلص خدام اور بہنوں کے اتنے بڑے اجتماع کے لبوں پر تسبیح و تحمید اور دعائیں تھیں۔ چہروں پر ایمان اور یقین کی روشنی تھی اور دلوں میں احمدیت کے لئے عشق و محبت کے بے پناہ سمندر۔

بار بار دل یہی چاہتا تھا کہ کاش پاکستان کے احباب کسی طرح چند سیکنڈ کے لئے یہاں پہنچ جائیں اور دیکھیں کہ احمدیت کا فتح نصیب کارواں خلافتِ راشدہ کی بابرکت قیادت میں کس سرعت اور کس کامیابی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا ہے۔!

زندہ تعلق پر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے واضح فرمایا کہ یقین یقین کو کاٹتا ہے۔ شکار جنگل کی طرف بُلاتا ہے تو سانپ اور شیروں کا خوف اس سے دُور بھگاتا ہے۔ گویہ جس طرح ایک شکاری کا جنگل میں جانا اور وہاں شکار کی بجائے سانپوں اور بھیڑیوں اور چیتوں کو پاکر واپس لوٹ آنا ایک صحتمند عمل ہے۔ اسی طرح اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصّے کا ڈر ہو تو وہ کبھی گناہ نہ کرے۔ وہ پوری کوشش کرے گا کہ اس کے غصّے اور غضب کے جہنم سے اپنے آپ کو بچائے۔

پھر فرمایا۔ اسلئے اے میرے روحانی بچو! جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے جلال پر یقین ہے۔ ایسا یقین جس سے جسم کانپ جائے اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا ہی میں نجات نظر آئے۔ پس قرب کی راہوں کی تلاش ضروری ہے۔ اسلئے میں مہدی اور مسیح علیہ السلام کے جانشین کے طور پر آپ کو جو یہاں موجود ہیں یا دنیا میں کہیں اور موجود ہیں ان سب کے نوٹس میں یہ حقیقت لانا چاہتا ہوں کہ جو کتاب ان ساری ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ صرف قرآن مجید ہے"

اس کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں جمعے کے بعد حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کی شان میں ایسے جلال اور غیرت سے تقریر فرمائی کہ در و دیوار سے اللّٰھم صلّ علیٰ محمد کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کا امتحان لیا۔ اس امتحان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اوّل آئے۔ پاس تو دیگر انبیاء حضرت آدمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰ علیہم السلام بھی ہوئے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی عظمت اور دیگر انبیاء کی کامیابی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ حضور کے ان ارشادات کو عیسائی مادولی نے بہت غور سے سُنا۔ یہ لوگ خطبے اور نماز کے دوران اپنی اپنی جگہوں پر مع چیفس، پیرامونٹ چیفس بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے وقت کی صفوں کی لمبائی ماپی جائے۔ ماپنے پر صف ۳۰ قدم لمبی نکلی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ صفیں بعد میں اس سے بھی لمبی ہو گئی تھیں یہاں تک کہ ساحل سمندر میں Beach تک پہنچ گئی تھیں۔ اس کے بعد ملاقات شروع ہوئی حضور کھڑے ہو کر احباب کو شرف مصافحہ سے مشرف فرمایا۔ ملاقات دو بجے شروع ہوئی اور ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور دیگر احباب جو ملاقات کا انتظام کر رہے تھے وہ احباب کو تلقین کر رہے تھے کہ مصافحے میں دیر نہ لگائیں۔ سوائے اس کے کہ حضور خود ہی کو روک لیں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ یہاں احباب امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق تھوڑے سے تھوڑے وقت میں مصافحہ کرنے کے بعد اپنے دوسرے بھائیوں کو مصافحے کا موقع دینے کے لئے بادل ناخواستہ فوراً ہی آگے بڑھ جاتے تھے۔ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو ننگے پاؤں مصافحے کی کوشش کرتے تھے اور جوتا اتار دیتے تھے۔ مصافحے کے بعد احباب دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔

یہ امر درج ہونے سے رہ گیا کہ نماز جمعہ کے بعد حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تقریر فرمانے کے بعد پیرامونٹ چیفس اور چیفس (جو اپنے قبائلی لباس پہنے اپنے شامیانہ نما چھاتوں کے نیچے بیٹھے تھے اور عصا بردار زریں عصا اٹھائے ان کی خدمت میں حاضر تھے) کے پاس خود تشریف لے گئے اور فرداً فرداً ان سے اور دیگر غیر از جماعت مہمانوں سے مصافحہ فرمایا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

جمعے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تقریباً دو گھنٹے لمبی ملاقاتوں کے بعد تھک گئے تھے لیکن حضور کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا اور حضور بہت خوش تھے۔ ملاقاتوں کے دوران چند لمحوں کیلئے خاکسار اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ساحل کے کنارے پہنچے۔ اچانک حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد آئی جب وہ اس ساحل پر کہیں قریب ہی اترے تھے۔ پھر یہ نقشہ بھی آنکھوں نے تصور کے عالم میں دیکھا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جلیل القدر مبلغ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برگزیدہ صحابی کے لئے قادیان کی بستی میں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجدہ ہوں گے۔ پھر یہ خیال دل پر آرے چلا گیا کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان جسمانی آنکھوں سے اپنی تبلیغی مہم کی محیّر العقول کامیابی کو ملاحظہ نہ فرما سکے۔ نہ جانے اور کیا کیا خیال آتے کہ دل بھر آیا۔ اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان مجاہدین کو جنہوں نے میدانِ جہاد میں اپنی زندگیاں ہنس کر قربان کر دیں جزائے خیر دے اور ان پر اور ان کی اولادوں پر اپنی بے شمار برکتیں نازل فرمائے اور آنے والی نسلوں کو اور ہم حقیروں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ملاقات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مع حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب واپس مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی اہلیہ صاحبہ نے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس عرصے میں جب کھانا کھایا جا رہا تھا بچیاں باہر طلع البدر علینا کا قصیدہ پڑھ رہی تھیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات ترتیل کے ساتھ پڑھیں۔ حضور کچھ دیر تشریف فرما رہے۔ مشن ہاؤس کے ساتھ حضرت نیّر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ کمرہ ہے جس میں آپ نے پہلے پہل قیام کیا اور جہاں سے اپنی تبلیغی مہم کا آغاز کیا۔ حضور نے چھت سے اس کمرے کو ملاحظہ فرمایا۔ فرمایا ہم انشاء اللہ تعالیٰ افریقہ کے سارے شمال کو جلد حلقہ بگوشِ احمدیت کریں گے جس طرح عیسائیت نے ساحل کی طرف سے حملہ آور ہو کر یہاں کے مقامی باشندوں کو بش Bush (گھنا جنگل) میں دھکیل دیا تھا اسی طرح ہم ان کو واپس سمندر میں دھکیل دیں گے اور یہاں صرف عیسائیت کے مقبرے رہ جائیں گے۔ کھانا سوا چار بجے شام ختم ہوا واپسی میں دیر ہو رہی تھی۔ راستے میں مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھنا تھا۔ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم میر جاعتہائے گھانا میزبان کے فرائض ادا کرتے رہے خود کھانا نہ کھا سکے اور اسی طرح روانہ ہونے لگے حضور کو علم ہوا تو حضور نے بڑے پیار سے فرمایا۔ پہلے کھانا کھائیں اور تسلی سے کھانا کھائیں پھر روانگی ہوگی۔

مشن ہاؤس میں جس وقت حضور تشریف فرما تھے حضور نے ذکر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ گھانا کے لئے ایک ریزرو فنڈ قائم کیا جائے جو بیس ہزار سی ڈی کا ہو۔ اس کیلئے صرف ایک سو ایسے احمدی چاہئیں جو دو دو سو سی ڈی چندہ دیں۔ اس پر الحاج حسن عطا صاحب نے عرض کی کہ حضور چیک بک میرے پاس نہیں سادہ کاغذ پر چیک لکھ دیتا ہوں ازراہ کرم قبول فرمایا جائے۔ حضور نے ازراہ شفقت انکی یہ پیشکش قبول فرمائی اور فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

فرمایا پاکستان میں بہت ضعف کا احساس تھا لیکن یہاں آ کر طبیعت میں ایسا جوش پیدا ہوا کہ طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ مجھے گھانا میں کھانے کیلئے صرف آٹھ سے دس منٹ وقت ملتا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ Palpitation دل کی دھڑکن کی تکلیف معدے میں خراش Irritation کی وجہ سے تھی۔ انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ کھانے کے بعد ریسٹ کروں اگر ایک گھنٹہ سو جاؤں تو تکلیف جاتی رہتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں جب چاہوں سو سکتا ہوں۔ فرمایا۔ رات جب کماسی سے واپس اکرا پہنچے تو میں بہت تھکا ہوا تھا۔ گرمی بھی تھی لیکن ڈاک کو ختم کر کے لیٹا۔ مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا کے متعلق فرمایا کہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ان کا معائنہ کریں اور ان کا بلڈ پریشر دیکھیں۔

اس عرصے میں حضور کے ارشادات سُننے کے لئے افریقن احمدی پروانوں کی طرح اپنے آقا کے ارد گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے اور حضور کے ارشادات سے شادکام ہو رہے تھے۔ یہاں انگریزی عام طور پر سمجھی اور بولی جاتی ہے اسلئے حضور بھی انگریزی میں ہی گفتگو فرماتے تھے۔

۲۳-۴ شام اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی کے وقت بھی بچیاں خوش الحانی سے سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات پڑھ رہی تھیں۔ اللہ اکبر، اسلام اور حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ مرد عورتیں خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے قطار در قطار کھڑے تھے۔ خوشی جانشین مہدی علیہ السلام کی زیارت کی اور غم اس جدائی کا جو ابھی ہونے والی تھی۔ چنانچہ کاروں کے ساتھ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے جاتے تھے اور رومال ہلا ہلا کر حضور کو سلام اور دعا کے ساتھ رخصت کر رہے تھے۔

راستے میں سڑک سے ہٹ کر Gomoa نامی Mangwasu گونوامنگوا سی ساڑھے پانچ بجے شام پہنچے۔ پانچ بجکر چھتیس منٹ پر حضور نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ پانچ چالیس پر دعا ختم ہوئی ڈیڑھ دو سو کے قریب مرد عورتیں یہاں جمع تھے اور خوش تھے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اور جسمانی قرب خواہ وہ پندرہ منٹ ہی کے لئے تھا نصیب ہوا۔

راستے میں جگہ جگہ جماعتیں ہیں لوگ سالٹ پانڈ سے لاریوں پر واپس آ رہے تھے اور حضور کے انتظار میں جگہ جگہ لاریوں سے اتر کر سڑک پر کھڑے تھے۔ جب حضور کی کار گزرتی تو حضور سب کے سلام کا جواب دیتے۔ سات بجکر پندرہ منٹ پر واپس ہوٹل Ambassador اکرا پہنچے۔ حضور کی طبیعت پر گرمی اور تکان کا اثر تھا لیکن حضور بہت مسرور تھے اور بار بار اس کا ذکر فرماتے تھے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب اور بہنیں اپنے پیارے اور شفیق امام اور حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے خلیفہ راشد کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور وہ بخیریت اس مبارک سفر کے بعد مرکز میں واپس تشریف لے جائیں۔ حضور اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کُلہا تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھیجتے ہیں۔ حضرت میاں مبارک احمد صاحب سلمہ کی طرف سے بھی سلام قبول ہو۔ باقی افراد قافلہ بھی سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں ؎

مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ

اسلام کی عظیم الشان کامیابی

یہ کامیابیاں احمدی نوجوانوں سے کیا تقاضا کرتی ہیں

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

قرآن مجید اور احادیثِ نبوی میں اِس امر کو وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ اسلام کا تمام ادیانِ باطلہ پر غلبہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہو گا۔ ہم انتہائی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزندِ جلیل احمدِ قادیانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک زمانہ پایا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپؑ کی جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے (اسلام کی تائید و تجدید، عالمگیر اشاعت اور اسے تمام دوسرے مذاہب پر کامل طور پر غالب کرنے کے لئے) جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ آپؑ نے اپنے متبعین سے "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے" کا عہد لیا۔ مقامِ شکر ہے کہ آپؑ کی قائم کردہ جماعت کی حقیر قربانیوں اور کوششوں میں خدائے جلیل و قدیر نے ایسی برکت ڈالی ہے کہ اسی وقت دنیا کے کم و بیش چالیس ممالک میں نہایت مؤثر و منظم اور ٹھوس بنیادوں پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام جاری ہے۔ اِس سلسلہ میں جماعت کو جو شاندار اور حوصلہ افزا کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں ان کا کچھ اندازہ اِس امر سے ہو سکتا ہے کہ مغربی افریقہ کے صرف ایک ملک — گھانا — میں دو سو سے زیادہ نہایت مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ ایک سو پینسٹھ عالی شان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ جماعت کے زیرِ اہتمام چالیس سکول بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں اور اس ایک ملک میں جماعت کے افراد کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے جس کا سالانہ بجٹ خدا تعالےٰ کے فضل سے دس لاکھ روپیہ کا ہے۔ مغربی افریقہ کے حالیہ تبلیغی دورہ کے دوران ۱۸ اپریل ۱۹۷۰ء کو جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اکرا کے ہوائی اڈہ پر نزول فرما ہوئے تو دس ہزار احمدی احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ ان نومسلم احمدی احباب کے اخلاص اور جذبۂ ایمان کا اندازہ اِس امر سے ہو سکتا ہے کہ ۱۱ اپریل کو حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے نائیجیریا کے ایک ممتاز شہر اجیبواوڈے میں ۲۵ ہزار پونڈ (تقریباً سات لاکھ روپیہ) کے مصرف سے تعمیر ہونے والی ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح کیا۔ یہ مسجد خالصۃً ان نومسلم احمدی احباب کے چندوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ اس میں وہاں کی جماعت کی ایک مخلص بہن الحاجہ محترمہ فاطمہ علی صاحبہ نے ہی دس ہزار پونڈ (تقریباً دو لاکھ روپیہ) چندہ دیا ہے۔ کچھ ایسا ہی جذبۂ اخلاص و فدائیت دوسرے ممالک کے احمدی بھائیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کی بے شمار روح پرور مثالیں جہاں اِس لحاظ سے ہمارے لئے باعثِ اطمینان اور موجبِ ازدیادِ ایمان ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کا کاروان بڑی سُرعت اور نہایت درجہ کامیابی سے غلبۂ اسلام اور دینِ متین کی فتحِ مبین کی منزل کی جانب رواں دواں ہے اور اللہ تعالےٰ نے جو وعدے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سے کئے تھے وہ بڑی شان اور آب و تاب سے پورے ہو رہے ہیں وہاں اِس لحاظ سے یہ دلخوشکن فتوحات ہم سے یہ تقاضا بھی کرتی ہیں کہ جس طرح ہم سے پہلوں نے ایثار و قربانی کے بے نظیر نمونے دکھائے اور خدائے مہربان نے ان کو بہ شیریں پھل لگائے ہم بھی نہ صرف یہ کہ قربانیوں کے اس معیار کو قائم رکھیں بلکہ اپنی آنے والی نئی پود میں بھی دین کی خاطر ہر رنگ کی قربانیاں کرنے کی ایسی روح پھونک دیں کہ خدمتِ دین اور ترقی و فروغِ اسلام کا یہ کام نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے۔ ہم اس وقت تک آرام و چین سے نہیں بیٹھ سکتے جبتک کہ تمام روئے زمین پر بسنے والے انسان حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقۂ غلامی میں نہ آ جائیں۔ جب تک کہ دنیا کا ہر انسان اسلام کے شجرِ سدابہار کے ٹھنڈے سایہ تلے نہ آ جائے۔ اور جب تک کہ کل عالم قرآنی انوار سے بقعۂ نور بن کر خدائے واحد کا پرستار نہ بن جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بے حد وسیع اور بے حد مشکل کام ہے اور اس کی سرانجام دہی کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس دردبھرے اور زندہ جاوید پیغام کو ہر وقت ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ ؎

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اِس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

ہمیں اپنی آنے والی نسل کو مستقبل کا عظیم بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے ابھی سے پوری طرح تیار کر دینا چاہیئے۔ انہیں قرآنی علوم سے آراستہ کر دینا چاہیئے۔ انہیں مالی و جانی قربانیوں کے جذبہ سے سرشار کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں اسلام اور خلیفۂ وقت کی محبت میں مخمور بنا دینے کی ضرورت ہے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ پیغام انہیں اچھی طرح ذہن نشین کرا دینے کی ضرورت ہے کہ ؎

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

آئیے ہم اس بات کا عہد کریں کہ ہم نہ خود سست ہوں گے اور نہ ہی اپنے دوستوں، بھائیوں اور بچوں کو سست ہونے دیں گے اور وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے ارشادِ قرآنی کے مطابق اپنی مالی، جانی، ذہنی، علمی، زبانی و حالی اور قلمی و فنی تمام طاقتوں اور استعدادوں کو خدمتِ اسلام میں لگائے رکھیں گے اور خدمتِ دین کی جو توفیق بھی میسر آئے گی اسے عظیم سعادت اور نعمت و فضلِ خداوندی سمجھیں گے کیونکہ خدمتِ دین کی توفیق کا حصول فی ذاتہٖ اتنا بڑا انعام ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور انعام کی کوئی ضرورت و خواہش ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ اِس امر کی صداقت پر وہ بے شمار خوش نصیب گواہ ہیں جنہیں خلوصِ نیت سے دینِ حق کی خدمت کی توفیق کا موقع اور تجربہ حاصل ہے۔

اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

" دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم تک اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں . . . ۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیرالمومنین یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(الفضل ۲۴ جنوری ۳۵ء)

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

ربوہ ـــــ پاکستان کا پہلا فلاحی اور مثالی شہر

(منقول از ہفت روزہ رنگ میل - لیہ)

مغربی پاکستان کے رومانی دریا چناب کے شمالی کنارے پر ایک ایسا شہر آباد ہے جو پاکستان کے پہلے فلاحی اور مثالی شہر کی حیثیت سے آہستہ آہستہ ابھر رہا ہے۔ جس خطہ ارضی پر یہ شہر آباد ہے آج سے بیس سال قبل وہاں پر چند خشک پہاڑی ٹیلوں کے دامن میں شور زدہ بے آب و گیاہ چٹیل میدان کے سوا کچھ نہ تھا۔

پورے ماحول پر پر ہول فضا میں صدیوں سے گہری خاموشی کی پراسراریت کا ہیولہ قائم تھا۔ سبزے اور ہرے بھرے درختوں کا دور دور تک کہیں نشان نہ ملتا تھا۔ زیر زمین پانی کا جو ذخیرہ تھا وہ ناقابل استعمال اور سخت کڑوا تھا۔ ان تمام عوامل قدرت نے مل کر اس خطہ کو انسانی تصرف کے ناقابل اور غیر اہم بنا دیا تھا۔ حکومت کے ریکارڈ میں بھی یہ علاقہ ناقابل کاشت اور بنجر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی کی اس پر نظر نہ اٹھی تھی لیکن قدرت کی کتاب میں اس خطہ ارضی کے لئے ایک وقت مقرر تھا۔ ایک موڑ جو صبح ستارے کی طرح طلوع ہو کر دنیا اور نئی رنگینیاں دے جاتا ہے بیس سال پہلے ایک خاموش صبح کے ظہور کے ساتھ ہی اس خطہ زمین نے انقلابی کروٹ لی اور یہاں چند باہمت دیوانوں نے ناممکن کو ممکن بنانے نیت کو ہمت میں بدلنے کے لئے ڈیرے ڈال دیئے۔ وہ یہاں کی گھمبیر خاموشی کو عارضی وقفے کے لئے توڑنے ہی نہیں بلکہ ایک رواں دواں شہر آباد کرنے کے لئے جوان ولولے لے کر گھروں سے نکلے تھے۔

اب یہی مسکراتا شہر اپنی جواں ہمت دیوانوں کے خواب کی حسین تعبیر بن کر ابھر رہا ہے۔ یہ شہر انسانی شرف، عزم و جاہ اور ولولہ خیز قیادت کی جیتی جاگتی لازوال مثال ہے۔ کسی شہر کی ترقی کا انحصار اس کے باشندوں کے احساس ذمہ داری اور فرائض کی بجا آوری میں مضمر ہوتا ہے کہ وہ یہاں یک مخلص کس قدر اشتراک باہمی اور شہری شعور کی دولت سے بہرہ مند ہیں۔ یہ عجیب اتفاق ہے یہ تمام اوصاف اس شہر کے شہریوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس شہر کی تمام تر فلاحی و معاشرتی ترقیات سرفہرست امداد باہمی کے اصولوں اور اجتماعی خیر سگالی کے جذبے کی رہین منت ہیں ہر شہری مستقل مزاجی پورے اخلاص اور ذمہ داری کے احساس سے بہرہ مند اور فرائض کی بجا آوری میں انتہائی سنجیدگی سے حصہ لیتا آ رہا ہے۔ یہاں کے معاشرے میں ایک خاص قسم کا نظم و ضبط اور شہری شعور کا مکمل احساس بیدار ہے یہی وجہ ہے کہ شہر کے رہنے والوں کی قوت کار اور عملی جدوجہد کے نتائج قیاس آرائی سے بڑھ کر امید افزا ثابت ہوتے رہے ہیں۔

اس خوش نصیب شہر میں جہاں کی آبادی اگرچہ بیس ہزار سے متجاوز نہیں لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ علیحدہ دو ڈگری کالج نیز ایم اے تک کلاسوں کے لئے پانچ مربعہ اراضی پر مشتمل نہایت دیدہ زیب نہایت پر سکون و خاموش ماحول میں کم و بیش چالیس لاکھ سے زائد روپیہ کی خطیر رقم سے عظیم درسگاہ قائم کی گئی ہے۔ جو غالباً ملک بھر میں ایم اے تک پرائیویٹ سرمایہ سے چلنے والی پہلی درسگاہ ہے۔ جیسا کہ امکانات سے ظاہر ہے۔ اس درسگاہ کے وسیع و عریض احاطے میں میڈیکل اور ٹیکنیکل اداروں کے علاوہ لا کالج اور ایڈ کی ڈگری کلاسز کا بھی آگے چل کر بخوبی اضافہ ہو سکے گا۔ جیسا کہ ماہرین تعلیم کی رائے ہے۔

ربوہ میں اسی قسم کے معجزے ہمیشہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے۔ یہ شہر دنیا کے ان چند منفرد مثالی شہروں میں سے ایک ہے۔ جہاں کے تمام شہری کیا بلحاظ مرد اور کیا خواتین سبھی زیور تعلیم سے یکساں آراستہ اور معاشرے کے اعلیٰ شعور سے بہرہ مند ہیں۔ علم و ہنر کا یہی شعور نئی منزلوں کے سر کرنے میں مہمیز کا کام دیں گے!

تاہم آج بھی یہ شہر اپنی لاتعداد علمی و ادبی درسگاہوں اور مخصوص تعلیمی ماحول کے حقیقی معنوں میں گہوارہ علم و فضل کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جہاں بلا امتیاز مذہب ... کے کونے کونے سے آکر تشنگان علم اپنی پیاس اس چشمۂ شیریں سے بجھاتے ہیں۔

ان درسگاہوں سے ہزاروں گھرانوں کے نونہال اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک کے ہر حصہ میں قوم و ملت کی اہم ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے میں صف بصف قدم بہ قدم شامل ہیں۔ کردار سازی کے لئے خاموش اور پر سکون ماحول کی اہمیت مسلمہ ہے حصول تعلیم کے لئے ہر صحت مند فضا اور خاموش ماحول ماہرین تعلیم کی نظر میں انتہائی ناگزیر ہے! ربوہ میں اس ماحول کی فراوانی عام ہے جہاں بڑے شہروں کی طرح ہنگامہ آرائی اور شور و غوغا کا نام کو گزر نہیں"

(انور احمد از لیہ ضلع مظفر گڑھ)

کل بھی تھا امتحاں عجیب آج بھی ہے امتحاں عجیب

عاشق کی داستان بھی ہوتی ہے داستاں عجیب!
عاشق کی ہے زمیں عجیب اس کا ہے آسماں عجیب

عشق و وفا کی منزلیں ہوتی ہیں پر خطر مگر
ان میں گزر گزر کے ہی ملتے ہیں گلستاں عجیب

جس دل میں تو مکیں نہ ہو یارب نہیں وہ دل نرے
جس میں نہ بس رہا ہو تو لگتا ہے وہ مکاں عجیب

دل میں سلگ رہی ہے جو وہ بھی تو ایک آگ ہے
آئے نظر نہ غیر کو اس کا ہے وہ دھواں عجیب

اس سے بھی قبل آئے ہیں تیری طرف سے رہنما
کہتے ہیں کس زبان سے مہدی کا ہے بیاں عجیب

تجھ کو بلا بلا کے ہم اتنا تھکے کہ رہ گئے
کانوں کا ہے قصور یا ہم کو ملی زباں عجیب

ناز و نعم کو بھول جا کانٹوں پہ چل کے دیکھ اب
کل بھی تھا امتحاں عجیب آج بھی ہے امتحاں عجیب

(مہر عبد الحمید از جاپان)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

سپین کی سرزمین میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

مختلف اصحاب سے ملاقاتیں لٹریچر کی تقسیم اور تربیتی اجلاس

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مسلم مشن سپین

D. PEDRO ROCAMORA

سابق ڈائریکٹر جنرل آف پروپیگنڈا (اطلاعات تعلیم) سے ملاقات ہوئی۔ صاحب موصوف نے نہایت توجہ اور غور سے ایک گھنٹہ تک میری گفتگو کو سنا۔ انہیں بتایا ابن مریم خدا کے رسول تھے نہ کہ خدا۔ لا محدود و لازوال اللہ تعالیٰ کی ذات کسی صورت میں بھی محدود شکل یا جسم اختیار نہیں کر سکتی۔ تضاد اللہ تعالیٰ کی ذات میں جمع نہیں ہو سکتا۔

چونکہ ابن مریم خدا نہیں تھے ان کی عبادت سے حقیقی دلی تسلی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ جو رحمٰن و رحیم ہے۔ جو تمام اعلیٰ صفات کا واحد حقیقی مالک ہے اس کی عبادت سے ہی حقیقی تسلی ہو سکتی ہے۔ اسلامی نماز اور عیسائیوں کی عبادت کا عملی فرق دکھایا۔ صاحب موصوف اسلامی نماز دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے۔

جب ان کو فرانکو کے نام ایک تبلیغی خط کی نقل دکھائی تو اور بھی مسرت کا اظہار کیا۔ خصوصاً بلا اعراض کہ حضرت مسیح علیہ السلام لعنتی موت سے بچ گئے کہنے لگے کہ یہ خط اکثر لوگوں کو بھجوانا چاہیئے خط کی اسی وقت دو فوٹو کاپی کروالیں۔ ایک خود رکھ لی اور ایک مجھے دے دی۔ ان کو پہلے بھی سلسلہ کی کتب بھجوائی جا چکی ہیں۔

D. BERARDO SEHAMIS

امریکن (جنوبی مشرقی امریکہ) سٹیس آرگنائزیشن کے یورپ میں نمائندہ اور سفیر ہیں۔ آپ سے ملاقات کی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ بعد انہیں بتایا کہ سب سے اہم مسئلہ اس وقت صرف یہ نہیں ہے کہ غیر ترقی یافتہ ملک کس طرح ترقی کریں۔ کس طرح پسماندہ قوموں کا افلاس اور غربت دور ہو۔ تعلیم عام ہو جائے۔ اس سے بھی بڑھ کر اس کی ضرورت ہے کہ دنیا سے فسق و فجور کا خاتمہ ہو۔ ضلالت و گمراہی دور ہو جائے۔ لوگ نیک زندگی بسر کریں۔ ظلم و بے انصافی کی بجائے عدل و انصاف قائم ہو جائے۔ خدا پر حقیقی ایمان ہو۔ اور لوگ باہم دلی ہمدردی اور باہم اخوۃ کے ساتھ رہیں۔ یعنی دنیا کو روحانی طور پر ترقی کرنی چاہیئے اخلاق فاضلہ کو اور حسن سلوک کو دوبارہ قائم کیا جائے لوگ اس میں محبت اور پیار کی زندگی بسر کریں اس طرح دنیا میں حقیقی امن قائم ہوگا۔ اور اقتصادیات کا مقابلہ ختم ہو گا اور دنیا آرام اور خوشی کی زندگی بسر کرے گی۔ انہوں نے کتب کا شوق سے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔

لٹریچر کی ترسیل

حسب سابق سلسلہ کے لٹریچر کی ترسیل کا کام جاری رہا۔ ہسپانوی سفیر واشنگٹن۔ یونیورسٹی کے ایک ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر۔ مختلف شہروں کے سول گورنر وغیرہ کو اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ مسیح ہندوستان میں نیز دیگر کتب بھجوائی گئیں۔ ہزایکسی لینسی D. E. Ramos اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:-

"آپ کی بھجوائی ہوئی کتب میں نے غور سے پڑھی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کتب روحانی معارف کا خزانہ ہیں اور انتہائی طور میرے لئے دلچسپ ثابت ہوئی ہیں"

اتوار کی صبح کو تبلیغ کا کافی موقعہ ملتا ہے چار پانچ نئے احباب اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کا اقتصادی نظام لے جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے مشن ہاؤس میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بھی آتے ہیں۔

مکرم ابراہیم عمر اور مکرم ادیب صاحب کے خطوط بیرونی ممالک سے ملے کہ انہیں کتب بھجوائی جائیں اور وہ جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام کی کوششوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ قریباً ۲۵ طلباء کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔

مشن ہاؤس میں اجلاس

ہر اتوار کو چھ بجے اجلاس منعقد ہوتا ہے اگر نئے آنیوالوں کی تعداد زیادہ ہو۔ تو ان کی خاطر اسلام کی تعلیم بیان کی جاتی ہے اور بعد میں سوال و جواب کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

احمدی احباب کی خاطر قرآن کریم کا درس۔ ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ۔ خطبات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ ہسپانوی زبان میں سنایا جاتا ہے۔ مکرم عبد الغنی صاحب مکرمہ صفورہ عائشہ۔ مکرم نصر اللہ صاحب احمد عمروش (مراکشی) مکرم بشیر احمد صاحب Requena۔ مکرم عبد السلام صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ ناصرہ بھی اجلاس میں شامل ہوتی رہیں۔ حمص (شام) کے ایک اور نوجوان مکرم نزار انصاری صاحب بھی تشریف لاتے ہیں جو باقاعدہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔

عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب پر احمدی احباب نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ خطبہ عید میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق قائم ہونے سے اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کی توفیق ملتی ہے اور کامل اطاعت کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتے ہیں اور اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانی کی مثال ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی قربانی اپنے قلوب میں تقویٰ و طہارت پیدا کرنے کے لئے مقرر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو اس عید کی اہمیت سمجھنے کی توفیق دے اور ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلد سعید روحوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللھم آمین

وصولی چندہ تحریک جدید کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال رواں میں سے اب ساڑھے چھ مہینے گذر چکے ہیں۔ اور ابھی تک اکثر جماعتوں سے نصف رقم بھی وصول نہیں ہوئی جو قابل فکر ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں سے گذارش ہے کہ وہ اب وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں تا مبلغین کرام کو جو ہزاروں میل دور اعلائے کلمۃ اللہ کے جہاد میں مصروف ہیں مرکز سے بروقت امداد بھجوائی جا سکے اللہ تعالیٰ سب کو جلد ادائیگی کی توفیق بخشے۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔
(مینیجر)

محترم مولوی مسیح الدین خان صاحب آف پشاور رحلت فرما گئے

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پشاور کے ایک دیرینہ مخلص بزرگ محترم مولوی مسیح الدین خان صاحب ۲ ماہ ہجرت ۱۳۴۹ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۷۰ء کو اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم محترم شمس الدین خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے برادر اکبر تھے۔ آپ کے والد محترم حافظ قرآن محترم نور محمد صاحب کو ٹھہ شریف ضلع مردان کے مشہور بزرگ حضرت سید امیر رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید تھے۔ حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت سید امیر صاحب ساکن کوٹھہ نے وفات سے کچھ عرصہ قبل فرمایا تھا کہ ہمارا وقت گذر گیا ہے۔ حضرت امام مہدی پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی ان کے ظہور کا وقت نہیں آیا۔ ہاں میرے احباب ان کو دیکھ لیں گے۔ یہ شہادت اور بھی کئی بزرگوں نے دی تھی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں پیر صاحب کوٹھہ شریف کی روایت کے راویوں میں حافظ نور محمد صاحب کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور ان کی شہادت ان کے الفاظ میں درج فرمائی ہے۔

محترم مولوی مسیح الدین صاحب مرحوم نے ۱۹۱۰ء میں فیروز پور میں حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی اور اس کے بعد ان کی زندگی کا بیشتر حصہ خیبر ایجنسی اور کرم ایجنسی میں گذرا جہاں پر وہ بطور ٹیچر اور عرضی نویس کام کرتے رہے آپ عالم باعمل اور دعا گو بزرگ تھے۔ تبلیغ کرنے کا بڑا شوق تھا اور بڑی دلیری کے ساتھ پیغام حق پہنچاتے رہے آپ کے چھوٹے بھائی محترم خان شمس الدین خان صاحب مرحوم نے بھی آپ کے زیر اثر سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کر کے ۱۹۲۷ء میں بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکے مکرم میجر مصلح الدین سعید صاحب مکرم صلاح الدین صاحب اور مکرم مصباح الدین صاحب اور تین لڑکیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے۔ اس لئے فی الحال ان کو جماعت احمدیہ پشاور کے قبرستان میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ پشاور)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری فیروز الدین صاحب ولد مولوی اللہ دتا صاحب مرحوم ساکن گوئی ضلع میر پور آزاد کشمیر ۲۳ اپریل ۱۹۷۰ء بروز جمعرات بعمر ۷۰ سال وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص اور نیک احمدی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ احمدیت کے شیدائی تھے۔ بہت مہمان نواز اور شریف الطبع تھے غیر از جماعت احباب بھی آپ کی شرافت و دیانت کی وجہ سے آپ کے مداح تھے۔ آپ کئی سالوں سے دمہ کے مریض تھے۔ وفات بھی دمہ کے عارضہ سے ہوئی۔ اپنے پیچھے ایک بیٹا چوہدری علیم الدین صاحب وکیل اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے قرب کا خاص مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان کے پسماندگان کو بھی نیک اور مخلص بنائے۔ آمین۔

(خاکسار امام الدین صدر جماعت احمدیہ گوئی ضلع میر پور آزاد کشمیر)

چندہ اشاعت لٹریچر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے چندہ جات میں ایک مد اشاعت لٹریچر ہے۔ اس مد کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔ چندہ سالانہ فی رکن صرف ایک روپیہ ہے۔ جس کی ادائیگی کسی رکن کو بھی دوبھر نہیں ہو سکتی میری پہلی درخواست تو یہ ہے کہ ہر رکن یہ چندہ ایک روپے کے حساب سے ابھی ادا کر دیں اور دوسری درخواست یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن احباب کو وسعت دی ہے وہ زیادہ سے زیادہ چندہ اس مد میں دیکر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ نہایت ضروری لٹریچر جو اس وقت شائع کیا جانا ضروری ہے۔ اس میں تاخیر نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پھول

آپ کا پھول سا بچہ اگر خدانخواستہ سوکھا میں مبتلا ہو گیا ہو تو بفضل تعالیٰ کامیاب علاج کے لئے تشریف لاویں

المنار دواخانہ ربوہ

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ جامعۃ المبشرین اور مدرسہ احمدیہ کے تمام سابق اساتذہ و طلباء سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اس ادارہ کی کوئی کتاب موجود ہو تو اولین فرصت میں لائبریری جامعہ احمدیہ کے پاس جمع کروا دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ العزیز اگست کے وسط میں منعقد ہوں گے۔ نصاب کے سلسلہ میں مجالس کو ایک الگ سرکلر کے ذریعہ اطلاع دی جائے گی۔ قائدین کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنے اپنے حلقوں میں خدام کو تحریک کریں کہ وہ امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ اس سال تمام قائدین اس بات کی کوشش کریں کہ ان کے حلقے کا ہر خادم ان امتحانات میں شامل ہو۔ اس بات کی سہولت دی گئی ہے کہ ایک خادم ایک وقت میں ایک سے زائد امتحانات میں شامل ہو سکیگا۔ قائدین سے یہ التماس ہے کہ وہ آئندہ اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹوں میں امتحانات کی تیاری کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کا ضرور تذکرہ کریں۔ نیز مجلس میں خدام کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے جلد از جلد مرکز کو آگاہ کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھانجی عزیزہ نصرت نورین بنت راجہ ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن وارنٹ آفیسر کراچی میں کچھ عرصہ سے شدید علیل چلی آ رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو معجزانہ طور پر بغیر اپریشن ہی کامل و عاجل شفا عطا کرے۔ (خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال)

۲۔ میرے خاوند مرزا عبد الغنی صاحب عرصہ سے ٹی بی کے مریض ہیں۔ ان دنوں بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(سارہ بیگم مکان ۷/۸ کریم پارک راوی روڈ لاہور)

۳۔ میرے والد شیخ محمد عبد اللہ صاحب بہاری کے ناک کا اپریشن ہوا ہے۔ رلوہ میں بچے کو فالج ہوا تھا جو جناح شفاخانہ ہسپتال میں داخل ہے۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ دونوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبد الرحمن نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری نگر پارکر)

۴۔ میری اہلیہ عرصہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس بیماری سے نجات دے۔

(خاکسار سید عبد الکریم صدر جماعت احمدیہ سعود آباد کراچی ۳۷)

۵۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم منصور احمد اقبال بی اے ہیڈ کیشیر نیشنل بنک آف پاکستان کی محکمانہ ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے دعا فرماویں نیز میرے تمام بچے سالانہ امتحانات دے رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (شوکت حسین شاد۔ ہیڈ کلرک سٹور ڈویژن۔ حیدر آباد پاک)

۶۔ خاکسار کی اہلیہ بعارضہ دل شدید بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ دل کے بعض حصوں نے کام کرنا بند کر دیا ہے اور حالت نہایت تشویشناک ہے خاکسار کے چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ ہمارا شافی اور رحیم خدا معجزانہ طور پر صحت دے۔

(خاکسار محمد اعظم ملک انچارج تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ مستقل وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۰۶

میں محمودہ اختر بھوٹیاں زوجہ عبدالرحمن صاحب بھوٹیاں قوم بھوٹیاں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۷/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۷ تولے مالیتی -/۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ محمودہ اختر بھوٹیاں ۱۲۹/۲۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد:۔ ایم اسلم رشید نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۰۰۷

میں اقبال حسین چوہدری ولد چوہدری شمس محمد صاحب قوم جٹ رحمت (؟) پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ لالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۷/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۷ روپے ہے تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ اقبال حسین چوہدری آڈیٹر واپڈا آڈٹ۔ واپڈا ہاؤس۔ لاہور
گواہ شد:۔ عنایت اللہ صاحب حسابی ڈویژنل اکاؤنٹنٹ واپڈا ہاؤس لاہور
گواہ شد:۔ نور الٰہی ملک واپڈا آڈٹ واپڈا ہاؤس لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۰۰۸

میں بشریٰ شیخ بنت شیخ قدرت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم شہر ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی -/۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بشریٰ شیخ بنت شیخ قدرت اللہ جہلم شہر گواہ شد قدرت اللہ شیخ والد موصیہ جہلم شہر گواہ شد۔ مختار احمد ہاشمی ربوہ فضل عمر

ضرورت سرمایہ

چالو حالت میں نفع بخش لمیٹڈ ادارہ کو

کاروبار میں توسیع کیلئے

منافع پر سرمایہ درکار ہے

خواہشمند احباب اس پتہ پر لکھیں

م معرفت منیجر الفضل ربوہ

مرغی خانہ

کھونے کے لئے متواتر انڈے دینے والی بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یک روزہ چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

ریٹ یک روزہ چوزے ... ۵۰ روپے سیکڑہ
تین ہفتہ کی پچھیاں ... ۳۰۰ روپے سیکڑہ
تین ہفتہ کے مرغ ... ۸۰ روپے سیکڑہ

(منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے -/۲

(منیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

حب اٹھرا

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

و بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف -/۶ روپے (منیجر)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

حب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج ۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۴ / گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

سترہ آیات کے حفظ کے بارے میں رپورٹیں بھجوانے والی جماعتیں

(۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارے میں رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کی تیسری فہرست شائع کی جاتی ہے ۔ اس سے قبل ۲۵۶ جماعتوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے اس وقت تک کل ۲۷۵ جماعتوں کی مجموعی رپورٹ کے مطابق ۱۲۷۰۳ افراد سترہ آیات یاد کر چکے ہیں ۔ یہ تعداد اس وقت تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی رپورٹ کے مطابق ۶۶۶۰ خواتین و ناصرات جو آیات یاد کر چکی ہیں کے علاوہ ہے رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں دیگر جماعتیں بھی جلد رپورٹیں ارسال فرمائیں ۔ ان آیات کی حفظ اور ترجمہ جاننے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے ۔ ہر احمدی مرد و عورت کو یہ آیات حفظ ہونی چاہئیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

نمبر شمار	نام جماعت	نام ضلع
۲۵۷	دارالنصر غربی ربوہ	ربوہ
۲۵۸	ملیانوالہ	سیالکوٹ
۲۵۹	عینووال	"
۲۶۰	ترسکہ	"
۲۶۱	سیالکوٹ چھاؤنی	"
۲۶۲	منڈی ڈھابان سنگھ	شیخوپورہ
۲۶۳	ناصر آباد	تھرپارکر
۲۶۴	چک ۱۶۱	بہاولپور
۲۶۵	شورکوٹ	ضلع جھنگ
۲۶۶	کھاریاں	" گجرات
۲۶۷	چک سکندر	" گجرات
۲۶۸	مونگ	" گجرات
۲۶۹	۳۱۲ کتھووالی	لائلپور
۲۷۰	ج ب کھنڈو	لاڑکانہ
۲۷۱	ادرحمہ	سرگودھا
۲۷۲	فضل عمر ماڈل فارم	سکھر
۲۷۳	پیریم کوٹ	مظفر آباد
۲۷۴	چکار	مظفر آباد آزاد کشمیر
۲۷۵	خلیل آباد	"
۲۷۶	گوئی	میرپور

سترہ آیات کے متعلق رپورٹ بھجواتے رہیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور عہدیداران مجلس اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اطفال الاحمدیہ کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروانے کا مستقل انتظام کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے مرکز کو آگاہ رکھیں ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے ۔ جب تک سارے اطفال آیات یاد نہیں کر لیتے یہ کام برابر جاری رکھیں ۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جعل ساز

سیالکوٹ کے احباب توجہ فرمادیں

قاعدہ یسرنا القرآن مصنف صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کی بے پناہ مقبولیت کے باعث ایک جعل ساز اس قاعدہ کی نقل استقلال پریس لاہور سے چھپوا کر سیالکوٹ شہر و علاقہ میں کثرت سے فروخت کر رہا ہے اس نقلی قاعدہ کا ٹائیٹل سفید ہے احباب محتاط رہیں اور براہ راست ہم سے قاعدہ طلب فرمادیں ۔ اصلی قاعدہ سن رائز آرٹ پریس کا مطبوعہ ہے ۔

منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

بواسیر خونی ہو یا بادی

پائلز کیور کے

صرف چار کیپسولز سے ختم

تسلی کیلئے نمونہ کی ایک خوراک اور تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت مکمل کورس ۱۰/- روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰

سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن پر اپنے بڑے شہروں کے اچھے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

سٹاکسٹ :-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

۵۰ فیصدی کمیشن ، آفتابی سلاجیت

ہزاروں سال سے استعمال ہوتی ہے ۔ یونانی ، چینی ، ہندی کتب طب میں سلاجیت کو عظیم النفع دوا بیان کیا ہوا ہے ۔ مقوی ادویات میں بنیادی چیز ہے خون پیدا کرتی ہے ۔ ہر قسم کی دردوں کو دور کرتی ہے ۔ جوڑوں ہڈیوں کے درد اور درد کمر کے لئے تریاق ہے ۔ قیمت ۳۰ تولہ ۱۰ روپے ۔ علاوہ محصولڈاک

جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ۔ ضلع ہزارہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ۔ ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز ، کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۶۳

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا تیار کردہ

سرمہ نور و نورانی کاجل و دیگر

مجربات

افضل برادرز گولبازار ربوہ

سے مل سکتے ہیں

حب جند

بیش قیمت اجزاء کا مرکب

چند روزہ استعمال سے کایا پلٹ جاتی ہے دل و دماغ اور اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر نئی زندگی پیدا کرنے میں اکسیر ہے ۔ نیند کے اڑ جانے مالیخولیا ، وہم خوف اور سر چکرانے نیز عورتوں کو ہسٹیریا کی مرض میں لاجواب

قیمت ۸۰ گولی ۲۵ روپے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۵ ہجرت تا ۲۱ ہجرت ۱۳۴۹ ہجری شمسی

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً پانچ ہفتہ تک مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد ہالینڈ ہوتے ہوئے مع اہلِ قافلہ بخیر و عافیت لندن پہنچ چکے ہیں اور آجکل وہیں قیام فرما ہیں۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصولہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ ہفتہ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی، الحمد للہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ثم الحمد للہ۔

(۲) گزشتہ ہفتہ موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ۱۰ رمئی کو حضور ایدہ اللہ نے سیرالیون کے شہر بَو میں اپنے دستِ مبارک سے جماعتِ احمدیہ بَو کی مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ اِس موقع پر حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے مساجد کی اہمیت اور اسلامی معاشرہ میں ان کے انقلاب انگیز اثر پر ایک بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ بعدہٗ حضور بَو کے احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور نے جماعت کا اپنا چھاپہ خانہ بھی دیکھا۔ اسی روز شام کو جماعتِ احمدیہ بَو نے ٹاؤن ہال میں حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

۱۱ رمئی کو بَو کے ریذیڈنٹ منسٹر مسٹر پائلے ولیمز نے حاضر ہو کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور بَو کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اِس موقع پر سیرالیون کے دوسرے دو شہروں بواجے بُو اور جُورُو کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء بھی کثیر تعداد میں بَو کے احمدیہ سیکنڈری سکول میں آئے ہوئے تھے۔ حضور نے اِس موقع پر فٹ بال اور سافٹ بال کی چیمپئن ٹیموں نیز امتحانوں میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر انہیں زرّیں نصائح سے سرفراز فرمایا۔

بَو میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نہ صرف قرب و جوار بلکہ ملک کے دور دراز مقامات سے احبابِ جماعت اپنے آقا ایدہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے چنانچہ انہوں نے احمدیہ سیکنڈری سکول کے احاطہ میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ استقبالیہ ایڈریس جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف جناب گامانگا صاحب نے پڑھا۔ ایڈریس کے جواب میں حضور نے ایک بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جس میں حضور نے واضح فرمایا کہ موجودہ زمانہ کی تمام معاشرتی برائیوں کا علاج حقیقی اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضمر ہے۔ ۱۱ رمئی کو حضور ایدہ اللہ بَو کے اُس قبرستان میں تشریف لے گئے جہاں جماعتِ احمدیہ کے جانباز مجاہدِ اسلام حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم و مغفور مدفون ہیں حضور نے وہاں ان کے مزار پر دعا کی۔

بَو کا تین روز تک نہایت درجہ کامیاب دورہ فرمانے اور وہاں ہزاروں لاکھوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے بعد اسی روز شام کو حضور سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن واپس تشریف لے آئے۔

۱۲ رمئی کو فری ٹاؤن میں حضور ایدہ اللہ نے سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی بانجا تیجا نسی کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ضیافت کا اہتمام کرایا جس میں خود گورنر جنرل موصوف کے علاوہ سیرالیون کے وزراء، دیگر اعلیٰ حکام و افسران، متعدد ممالک کے سفراء، مسلم زعماء نیز کلیسیائے سیرالیون کے اکابر شریک ہوئے اور انہوں نے اس موقع پر اپنے مقدس و مطہر اور نہایت درجہ واجب الاحترام میزبان سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(۳) حضور ایدہ اللہ پانچ ہفتہ تک مغربی افریقہ کا تبلیغی دورہ نہایت کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد ۱۴ رمئی کو فری ٹاؤن سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر سوا نو بجے شب بخیر و عافیت ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم پہنچے۔ فضائی مستقر پر ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، نیز ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور مغربی جرمنی کے مبلغینِ اسلام اور ہالینڈ کے مخلص و فدائی احباب نے حضور ایدہ اللہ کا پُرتپاک و والہانہ استقبال کیا۔

ہالینڈ میں دو روز قیام فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ ۱۷ رمئی کو پونے پانچ بجے شام ہالینڈ سے بخیر و عافیت انگلستان کے دارالحکومت لندن میں ورود فرما ہوئے۔ حضور کی تشریف آوری پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نیز امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق اور انگلستان، ڈنمارک اور مغربی جرمنی کے احباب نے بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعض احباب حضور کے استقبال میں شریک ہونے کی غرض سے امریکہ سے بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور احبابِ جماعت کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور وہاں جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

(۴) ۱۵ ہجرت کو مسجد مبارک ربوہ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی آپ نے تقویٰ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر خطبہ پڑھتے ہوئے قرآنِ مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں متقیوں کی علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(۵) ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک ۶ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام خدام الاحمدیہ کی سترھویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس "ایوانِ محمود" میں شروع ہو گئی۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر محترم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ۶ بجے شام "ایوانِ محمود" میں تشریف لا کر ایک ٹھوس اور پُرمغز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ یہ کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۹ ماہ ہجرت تک جاری رہے گی۔

(۶) مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے عیسائی پادری کے ساتھ ایک تحریری مباحثہ ہو رہا ہے اِس مباحثہ میں فی الحال حسبِ ذیل دو موضوعات پر بحث ہو گی:۔

(۱) قرآنِ مجید اور بائبل کی اصلیت (۲) آمدِ مسیحؑ

ہر ایک موضوع پر چار چار پرچے لکھے جائیں گے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس مباحثہ میں اسلام کو نمایاں فتح عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کی توجّہ کے لئے ضروری اعلان

ہر مجلسِ انصار اللہ کے لئے ضروری ہے کہ اراکین کی تعلیمی اور تربیتی ترقی کے لئے باقاعدہ ماہوار اجتماع منعقد کیا کرے اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے جماعت میں بیداری رہتی ہے۔ عہدہ داروں کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس رہتا ہے۔ گذشتہ دنوں مجھے مجلس لاہور اور مجلس لائل پور کے ایسے اجتماعات میں جانے کا موقع ملا ہے جس سے خوشی ہوئی۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ وہ مقامی اجتماعات منعقد کرتی رہیں اور اس بارے میں مرکز میں باقاعدہ رپورٹ بھی کریں۔

خاکسار ابوالعطاء

قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴